144016 ـ عورت خاوند سے طلاق چاہتی ہے اب باقی مانندہ مہر اور گھریلو اخراجات کے بارہ میں دریافت کرتی ہے

سوال

میں نے آٹھ ماہ قبل ایك غیر ملكی بااخلاق اور دین والے ڈاكٹر شخص سے شادی كی لیكن میری تعلیم صرف انٹر تك ہے یعنی میں اس سے كم تعلیم یافتہ ہوں، مجھے مشكل یہ درپیش ہے كہ میرا خاوند ہر وقت مجھ پر تكبر كرتا ہے، وہ یہ سمجھتا ہے كہ اس نے مجھے فقر و تنگ دستی سے باہر نكالا ہے.
حالانكہ میرے خاندان كی مالی الحمد للہ بہت بہتر اور اچھی ہے، ہماری ازدواجی زندگی مشكلات سے بھری ہوئی ہے لیكن الحمد للہ ہم سوچ سمجھ كر چل رہے تھے، لیكن ڈیڑھ ماہ سے میں اپنے میكے میں ہوں كیونكہ اس نے میرے ساتھ بہت سے برے طریقہ اور اسلوب سے كلام كی اور كہنے لگا میں تو فلاں ڈاكٹر ہوں. اس وجہ سے میں نے اپنے والد كو فون كیا اور میرے اصرار كے بعد وہ مجھے لینے آئے، حالانكہ میں نے خاوند كو كہا كہ میں اپنے والد كو فون كرونگی تو وہ كہنے لگا: جاؤ چلی جاؤ، یہ كہہ كر وہ گھر سے نكل گیا، میں نے آنے سے پہلے تین گھنٹے ا سكا انتظار كیا لیكن وہ نہ آیا اس دن سے آج تك اس نے میرے بارہ میں دریافت بھی نہیں، اور نہ ہی مجھے ٹیلی فون كیا ہے.
حتی كہ میری ساس اور سسر نے بھی مجھ سے بالكل بات نہیں كی، میں طلاق لینا چاہتی ہوں، تو كیا مجھے باقی مانندہ مہر لینے كا حق حاصل ہے، اور گھر میں جو میرا سامان ہے اس كے بارہ میں كیا حكم ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

كسی بھی عورت كے لیے بغیر شرعی عذر كے طلاق طلب كرنا جائز نہیں ہے؛ كیونكہ سنن ابو داود اور ترمذی اور سنن ابن ماجہ میں درج ذیل حدیث مروی ہے:

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان كرتے ہیں كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس عورت نے بھی بغیر كسی ضرورت و تنگی كے اپنے خاوند سے طلاق طلب كی اس پر جنت كی خوشبو حرام ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2226) سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

الباس: کا معنی شدت و تنگی اور ایسا سبب جس کی بنا پر طلاق طلب کی جا سکتی ہو.

طلاق طلب کرنے کے مباح عذر میں خاوند کی سوء معاشرت یعنی برا سلوک اور نان و نفقہ یعنی اخراجات نہ دینا، اور بیوی کی رضامندی کے بغیر بیوی سے چھ ماہ سے زائد دور رہنا، اور بیوی کا اپنے خاوند کو ناپسند کرنا کہ بیوی کے لیے خاوند کے ساتھ رہنا مشکل ہو جائے، یا اسے خدشہ ہو کہ یہ چیز اسے خاوند کی نافرمانی پر ابھارےگی اور اس طرح وہ خاوند کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی برتنے لگے گی.

صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کرنے لگی:

" اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ثابت بن قیس کے نہ تو اخلاق میں کوئی عیب لگاتی ہوں، اور نہ ہی اس کے دین، لیکن میں اسلام میں ناشکری اور کفر کو پسند نہیں کرتی.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا تم اسے اس کا باغ واپس کرتی ہو ؟

وہ کہنے لگی: جی ہاں میں واپس کرتی ہوں.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باغ قبول کر لو اور اسے ایک طلاق دے دو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4867).

ثابت بن قیس کی بیوی کا یہ کہنا:

" لیکن میں اسلام میں کفر و ناشکری کو ناپسند کرتی ہوں"

یعنی میں یہ پسند نہیں کرتی کہ کوئی ایسا عمل کر بیٹھوں جو اسلامی احکام کے منافی ہو یعنی خاوند کی نافرمانی ہو جائے، یا پھر خاوند سے بغض رکھوں یا اس کے حقوق کی ادائیگی نہ کر سکوں.

دیکھیں: فتح الباری (9 / 400).

خاوند اور بیوی کو یہ ادراك ہونا چاہیے کہ ازدواجی زندگی میں بعض اوقات ایسی چیزیں آ جاتی ہیں جو پسند نہیں ہوتیں اور کئی ایك ایسے موڑ آتے ہیں جو بہت مشکل ہوتے ہیں جنہیں طلاق کی بجائے باہمی محبت و بات چیت اور افہام و تفہیم سے سلجھایا جا سکتا ہے، اسی طرح رشتہ داروں کو بھی چاہیے کہ وہ خاوند اور بیوی میں صلح کرانے کی کوشش کریں اور ان دونوں میں اختلافات کے اسباب کو ختم کرنے کی سعی کریں تا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان پر بھی عمل کر سکیں:

فرمان باری تعالی ہے:

اور اگر ان دونوں کے مابین اختلاف کا خدشہ رکھو تو ایك خاوند کے خاندان سے اور ایك بیوی کے خاندان سے صلح کرانے والے مقرر کرو، اگر وہ اصلاح کرنا چاہیں تو اللہ ان کو توفیق دےگا یقینا اللہ تعالی علم والا خبر رکھنے والا ہے النساء (35).

دوم:

اگر کوئی ایسا سبب پایا جائے جو طلاق کو مباح کرتا ہو اور خاوند اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو بیوی باقی ماننده مہر کی حقدار ٹھرےگی.

رہا گھریلو سامان تو جو چیز بیوی کی ملکیت تھی اور وہ اس نے اپنے خاوند کو ہبہ نہیں اور نہ ہی اسے تحفتاً دی ہے تو وہ بیوی کی ملیکت ہے جب چاہے وہ لے سکتی ہے.

اور جو چیز خاوند کی ملیکت تھی لیکن وہ اس نے بیوی کے مہر کا حصہ بنا دی ہو تو وہ چیز بھی بیوی کی ملیکت ہے طلاق ہونے کی صورت میں وہ چیز بیوی کو حاصل ہوگی.

سوم:

جب خاوند بیوی کو طلاق دینے سے انکار کر دے، اور کوئی ایسا ضرر نہ پایا جاتا ہو جو خاوند کو طلاق دینے کا تقاضا رکھتا ہو، تو پھر اس حالت میں بیوی کے سامنے یہی حل ہے کہ وہ خاوند سے خلع حاصل کر لے جیسا کہ ثابت بن قیس کی بیوی کے واقعہ والی حدیث میں بیان ہو چکا ہے.

اور اس وقت خاوند کو حق حاصل ہے کہ وہ بیوی کے لیے شرط رکھے کہ وہ اپنے سارے یا کچھ مہر سے دستبردار ہو جائے.

مزید آپ سوال نمبر (26247) اور (1859) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

والله اعلم .